۱۹۵۴ء کے محسنین و معاونین کرام اطمینان رکھیں کہ اب یہ دونوں کتابیں بھی جلد ہی ان کی خدمت میں ارسال کردی جائیں گی۔

"اسلام میں غلامی کی حقیقت" کا پہلا اڈیشن ایک سال سے زیادہ ہوا کہ ختم ہوچکا تھا۔ اب الحمدللہ اس کا دوسرا اڈیشن بھی اسی آب و تاب کے ساتھ چھپکر آگیا ہے۔ اس کے علاوہ ندوۃ المصنفین کی ایک اور کتاب فہم قرآن کا پہلا اڈیشن بھی ختم ہوگیا تھا۔ اب دوسرے اڈیشن کی کتابت ہوچکی ہے۔ عنقریب یہ بھی شائع ہوجائیگا لیکن یہ دوسرا اڈیشن پہلے اڈیشن سے بہت کچھ مختلف ہوگا کیونکہ جیسا کہ دیباچہ میں ظاہر کردیا گیا تھا مصنف نے اس کو کتابی ترتیب کے ساتھ نہیں لکھا تھا بلکہ فہم قرآن کے عنوان سے برہان میں چند مضامین شائع ہوئے تھے دوستوں کی فرمائش پر انھیں کو چند اضافوں کے ساتھ کتابی شکل دیدی گئی تھی مگر دوسرے اڈیشن کے لئے مصنف نے اس پر توجہ سے نظر ثانی کی ہے۔ بعض نئے اضافے کئے ہیں جو غیر ضروری چیزیں شامل ہوگئی تھیں ان کو حذف کیا ہے اور مباحثِ کتاب کی ترتیب بھی ایک حد تک بدل دی ہے۔ امید ہے "فہم قرآن" کا یہ نقشِ ثانی، نقشِ اول سے زیادہ مفید اور مقبول ہوگا۔

مولانا شبلی ہمارے گذشتہ کاروانِ علم و ادب کے ایک ایسے قافلہ سالار تھے جن کے علمی و ادبی کارناموں اور قومی و ملی خدمات کا اعتراف آنیوالی نسلیں برابر شکر گذاری اور منت پذیری سے کرتی رہیں گی۔ اسی جذبۂ تشکر کے ماتحت گذشتہ ماہ فروری میں زندہ دلانِ پنجاب نے انجمن یادگار مشاہیر اسلام کے ماتحت جس کے صدر ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی پروفیسر عربی پنجاب یونیورسٹی ہیں دو روز تک "یوم شبلی" منایا۔

اس سلسلہ میں ۱۰ اور ۱۱ فروری کو لا کالج کے مینارڈ ہال میں تین جلسے ہوئے پہلے جلسہ میں سب سے پہلے مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے "مولانا شبلی مفکرِ اسلام کی حیثیت سے" ایک مقالہ پڑھا جس کو لوگوں نے بڑی دلچسپی اور پسندیدگی سے سنا۔ مجمع بھی اس جلسہ میں سب نشستوں سے زیادہ تھا اس کے علاوہ ڈاکٹر سید محمد عبداللہ "شبلی کا نظریۂ تاریخ" ڈاکٹر پروفیسر محمد اقبال "شعر العجم پر ایک نظر" مولانا سید طفیل احمد منگلوری "شبلی ایک علیگ شاگرد کی نظر میں" مسٹر محمد علی ایم اے (کینٹب) اور ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ گورنمنٹ کالج لاہور کے انگریزی مقالات "شبلی کی زندگی کا نقطۂ انقلاب" اور "شبلی بحیثیت ایک مورخ کے" دلچسپی اور توجہ سے سنے گئے تقریروں میں شمس العلما مولانا تاجور نجیب آبادی کی تقریر قابلِ ذکر ہے۔